اللہ تعالی عرش وغیرہ مکان میں ہونے سے پاک ہے۔

مجیب: ابوالحسن ذاکر حسین عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-1532

تاریخ اجراء: 07رمضان المبارک1444ھ/29مارچ2023ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

یہ کہنا کہ اللہ تعالی عرش پر نہیں ہے، کیا یہ قرآن پاک کے خلاف ہے، اور ناجائز ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

یہ کہنا کہ اللہ تعالی عرش پر نہیں کہ وہ مکان سے پاک ہے، قرآن وحدیث کے مطابق ہے، اسے قرآن پاک کے خلاف اور ناجائز کہنا غلط فہمی ہے۔ اس حوالے سے مزید تفصیل یہ ہے کہ قرآن مجید فرقان حمید کی آیات دو طرح کی ہیں ۔(1) محکم آیات کہ جو اپنے معنی میں بالکل واضح ہوتی ہیں۔ انہیں ام الکتاب بھی کہا جاتا ہے۔ (2) متشابہات کہ جن کے معنی میں اشکال ہے کہ یا تو ظاہری لفظ سے کچھ سمجھ ہی نہیں آتا، جیسے حروف مقطعات یا جو سمجھ میں آرہا ہوتا ہے وہ اللہ عزوجل پر محال ہوتا ہے۔

قرآن مجید فرقان حمید نے متشابہات کے متعلق پختہ علم والوں کا مبارک طریقہ یہ بیان فرمایا کہ وہ اس کی ٹوہ میں نہیں پڑتے بلکہ وہ کہتے ہیں: (اٰمَنَّا بِهٖ ۙ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا یعنی ہم اس پر ایمان لائے، یہ سب ہمارے رب کی طرف سے ہے) جبکہ جن کے دلوں میں کجی، خرابی ہوتی ہے وہ ان متاشبہات کی پیروی کرتے اور ان کے ذریعے بندگان خدا کو بہکانے اور دین میں فتنے پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ چنانچہ قرآن مجید فرقان حمید میں اللہ تعالی فرماتا ہے: هُوَ الَّذِیْۤ اَنْزَلَ عَلَیْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰیٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتٰبِ وَ اُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌؕ فَاَمَّا الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ زَیْغٌ فَیَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ وَ ابْتِغَآءَ تَاْوِیْلِهٖ ۚ وَ مَا یَعْلَمُ تَاْوِیْلَهٗۤ اِلَّا اللّٰهُ ۘ وَ الرّٰسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ یَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ ۙ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا ۚ وَ مَا یَذَّكَّرُ اِلَّاۤ اُولُوا الْاَلْبَابِ۔ ترجمہ کنزالعرفان: وہی ہے جس نے تم پر یہ کتاب اتاری اس کی کچھ آیتیں صاف معنی رکھتی ہیں وہ کتاب کی اصل ہیں اور دوسری وہ ہیں جن کے معنی میں اِشتباہ ہے تو وہ لوگ جن کے دلوں میں ٹیڑھا پن ہے وہ (لوگوں میں) فتنہ پھیلانے کی غرض سے اور ان آیات کا (غلط) معنی تلاش

کرنے کے لئے ان متشابہ آیتوں کے پیچھے پڑتے ہیں حالانکہ ان کا صحیح مطلب اللہ ہی کو معلوم ہے اور پختہ علم والے کہتے ہیں کہ ہم اس پر ایمان لائے، یہ سب ہمارے رب کی طرف سے ہے اور عقل والے ہی نصیحت مانتے ہیں۔ (القرآن، سورۃ آل عمران، پارہ 3، آیت: 7)

اس تفصیل کے بعد صورت مسئولہ کے متعلق عرض یہ ہے کہ محکم آیات سے ثابت ہے کہ اللہ عزوجل، ہر عیب و نقصان سے پاک ہے، سب اس کے محتاج ہیں وہ کسی چیز کی طرف کسی طرح کسی بات میں بالکل محتاج نہیں، وہ مخلوق کی مشابہت سے پاک و منزہ ہے، اس میں تغیر و تبدیلی نہیں آسکتی، وہ جسم نہیں، اس کے لئے مکان اور جگہ نہیں۔ ان امور کی دلیل قرآن مجید کی وہ سب آیات ہیں جن میں اللہ تعالی کی تسبیح و تقدیس و پاکی و بے نیازی و بے مثلی و بے نظیری بیان ہوئی۔ ان کی تفصیل سیدی اعلی حضرت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ کے رسالہ قوارع القہار میں ملاحظہ فرمائیں۔ تو اس پر عمل و اعتقاد ہوگا، اس کے مقابل وہ متشابہات کہ جن سے معاذ اللہ، اللہ عزوجل کے لیے عرش کا مکان ہونا معلوم ہو، اس کے مطابق اعتقاد نہیں ہوگا بلکہ ان کا معنی اللہ عزوجل اور اس کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے سپرد کیا جائے گا کہ اس آیت میں جو اللہ عزوجل کی مراد ہے، اللہ عزوجل اور اس کے بتانے سے اس کے حبیب جانتے ہیں، ہم معنی جانے بغیر ایمان لائے اور ظاہری معنی جو ہمیں سمجھ آرہے ہیں جس سے جسم و جسمانیت، زمان و مکان کے معنی معلوم ہوتے ہیں ہرگز مراد نہیں۔

بہار شریعت میں ہے: "اللہ تعالی جہت و مکان و زمان و حرکت و سکون و شکل و صورت و جمیع حوادث سے پاک ہے" (بہارشریعت، ج 01، ص 19، مطبوعہ: مکتبۃ المدینہ)

نوٹ:

اس مضمون پر جو آیت پیش کی جاتی ہے یعنی ﴿الرحمن علی العرش استوی﴾ اس حوالے سے وضاحت درج ذیل ہے:

(1) اس کی وضاحت میں ایک تو یہ کہا گیا ہے کہ یہ آیت متشابہات میں سے ہے لہذا اس کی تفصیل کی طرف جانے کے بجائے یہ کہا جائے کہ ہمارا اس آیت پر ایمان ہے اور اس کی حقیقی مراد اللہ تعالی ہی بہتر جانتا ہے اور قرآن پاک میں علمائے راسخین کا یہی طریقہ بیان ہوا ہے کہ وہ آیت متشابہات کے بارے میں اسی طرح کہتے ہیں۔ جیسا کہ اوپر مذکور ہوا۔

(2) اور عوام کے اطمینان کے لیے جو علماء تاویل کرتے ہیں، ان کی تاویلات میں سے ایک تاویل یہ ہے کہ:

استواء، قصد وارادہ کے معنی میں بھی آتا ہے تو اس طرح کی آیات کا ایک مطلب یہ ہے کہ: "اللہ تعالی نے عرش کی تخلیق کا ارادہ فرمایا۔"

اس کی دلیل یہ ہے کہ قرآن پاک میں استواء کا سات مقام پر ذکر آیا، ان تمام مقامات پر زمین و آسمان کی تخلیق کے ساتھ ہی ذکر آیا ہے۔

نوٹ: اس حوالے سے یہ مختصر تفصیل پیش کی گئی تفصیل کے لیے اس موضوع پر سیدی اعلی حضرت علیہ الرحمہ کا رسالہ "قوارع القھار علی المجسمۃ الفجار"، فتاوی رضویہ جلد 29، صفحہ 120 سے ملاحظہ فرمائیں۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net